



## سوال

(62) دین مہر کی تعداد

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دین مہر کی کوئی تعداد شرعاً مقرر ہے یا نہیں؟ اگر مقررہ ہے تو کتنی؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرعاً مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے۔ طرفین کی رضامندی سے مقدور اور وسعت کے مطابق جس قدر مہر باندھا جائے تھوڑا ہے یا زیادہ وہی شرعی مہر ہے۔

ان الصداق غیر مقدر لا اقلہ والا اکثر بل کل ما کان جائزاً ان یكون صداقاً (مغنی لابن قدامہ 10/99)

فلاح من هذا التقریر ان کل مالہ قیمہ ان یكون مہراً (نیل الاوطار 6/312)

وأجاز الکاتبہ بما تراضی علیہ الزوجان أو من العقد الیہ بما فیہ منفعة کالسوط والنخل وان کانت قیمته أقل من درہم (فتح الباری 9/209)

وَأَعْلَلْ لَكُمْ مَا وَّرَاءَ ذَلِكَُمْ أَنْ يَبْتِغُوا بِمَوَالِكُمْ  
۲۴ ... سورة المائدة

لفظ مال قلیل وکثیر سب کو شامل ہے پس معلوم ہوا کہ مہر کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے۔ آل حضرت نے ایک صحابی سے جب انہوں نے نکاح کرینے کی درخواست کی تھی ارشاد فرمایا: بل عندک من شیء تصدقما؟ قال: لا أجد قال التمس ولو غائماً من حدید (بخاری مسلم)

ظاہر ہے کہ انگوٹھی بالکل معمولی قیمت کی ہوتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتوى

جلد نمبر 2 - کتاب النکاح

صفحہ نمبر 183

محدث فتویٰ